

بسم الله الرحمن الرحيم

حزب التحریر کی قیادت میں امت تبدیلی کے لیے تیار ہے

(ترجمہ)

آج مسلمانوں کو جس قدر ذلت اور رسوائی کا سامنا ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ ان کو درپیش مشکل حالات اور کٹھن مسائل بھی کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ مشکلات دشمنوں کی سازشوں اور مسلم سرزمینوں پر ان کے غلبے کا نتیجہ ہیں، اور خود مسلمانوں کی حالت بھی اس میں شامل ہے۔ مسلمانوں نے اسلام کی تعلیمات سے دوری اختیار کر لی ہے، اللہ تعالیٰ کی شریعت کو مسترد کر دیا ہے اور اس کے مطابق حکمرانی کرنے یا اس سے فیصلہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔

آج مسلمان اپنی تاریخ کے تاریک ترین ادوار میں سے ایک سے گزر رہے ہیں۔ وہ قوت سے کمزوری کی طرف، قیادت اور پیشوائی سے غلامی اور پستی کی طرف جا پہنچے ہیں۔ جو بھی موجودہ صورتحال پر غور کرے گا، وہ زندگی کے ہر پہلو میں مسلمانوں کی کمزوری اور حقیقی اسلام سے دوری کے واضح آثار دیکھ سکتا ہے۔

اے مسلمانو: جو لوگ مسلم امت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس کے درخشاں ماضی کے سنہری صفحات پر غور کرتے ہیں، وہ حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسلام کی شاندار کامیابیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے، جو ان روشن صفحات میں چمک رہی ہیں، جس میں مکمل اسلام کا نفاذ ہے، قرآن کی پابندی ہے، آخرت سے وابستگی ہے، دنیاوی معاملات سے لاتعلقی ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے، اللہ کے دین کو پھیلانا ہے، اور پوری انسانیت کو اس معزز ایمان کی طرف دعوت دینا ہے جس کا حکم اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دیا ہے۔

اے مسلمانو: شکست ہمارے دلوں میں جگہ نہ بنانے پائے، یہاں تک کہ ان سخت ترین حالات میں بھی جہاں مسلمان مارے جا رہے ہیں، بے گھر ہو رہے ہیں، ان کی عزت پامال ہو رہی ہے، اور دنیا بھر میں ان کا مال لوٹا جا رہا

ہے۔ ہم ایک ایسی امت ہیں جو اللہ کے واضح الفاظ پر مضبوطی سے یقین رکھتی ہے، ﴿ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴾ اور ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، ان پر احسان کریں اور انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں زمین کا وارث بنائیں" [القصاص-28:5]۔ ہم اللہ کے وعدے پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾ "اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں، وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے؛ اور وہ ان کے لئے ان کے دین کو مضبوطی سے قائم کرے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے؛ اور ان کے خوف کے بعد انہیں امن عطا کرے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے گا، وہی فاسق ہوں گے" [سورۃ النور، 24:55]۔ ہم اللہ کے الفاظ کا مطلب بھی سمجھتے ہیں، ﴿ إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ ءَامَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴾ "ہم یقیناً اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں، دنیا کی زندگی میں بھی اور اس دن جب گواہ کھڑے ہوں گے" [سورۃ غافر-40:51]۔

اے اللہ کے بندو: مسلمانوں کے دشمن قوت، تسلط، اور غرور کی حالت میں ہیں، حالانکہ وہ باطل اور کفر پر ہیں۔ جبکہ ہم، امتِ اسلام، حق اور ہدایت کی امت، کمزوری، ذلت، اور رسوائی کی حالت میں ہیں۔ تاہم، ہم طاقت، عزت، اور فتح کے زیادہ مستحق ہیں، اس یقین کے ساتھ کہ آخری نتیجہ نیکو کاروں کا ہوگا، اور فتح مومنوں کی ہوگی۔ ہمیں یقین ہے کہ لبرلز، سیکولر اور بے دین لوگ، جو اللہ کی شریعت کے نفاذ سے نفرت کرتے ہیں، کبھی طاقت حاصل نہیں کر سکیں گے، کیونکہ اللہ رب العزت نے اس کا ذکر کیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی اطلاع دی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَىٰ اللَّهُ

إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ * هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿﴾ "وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں، لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے، چاہے مشرکین کو یہ ناپسند ہو" [سورۃ التوبہ، 32:9-33]-

اسلام دکتے آفتاب کی طرح ہے: اگر یہ ایک جگہ غروب ہوتا ہے تو دوسری جگہ طلوع ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ طلوع ہونے والا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، «لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدْرٍ وَلَا وَبْرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَذُلًّا يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ» "یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچ کر رہے گا، جہاں دن اور رات کا چکر چلتا ہے، اللہ کوئی کچا پکا گھر ایسا نہیں چھوڑے گا، جہاں اس دین کو داخل نہ کر دے، خواہ اسے عزت کے ساتھ قبول کر لیا جائے یا اسے رد کر کے (دنیا و آخرت کی) ذلت قبول کر لی جائے، عزت وہ ہوگی جو اللہ اسلام کے ذریعہ عطا کرے گا اور ذلت وہ ہوگی جس سے اللہ کفر کو ذلیل کرے گا" (احمد نے روایت کیا)۔

فتح آنے میں اس لیے تاخیر ہو سکتی ہے کیونکہ مؤمن امت نے ابھی تک خود کو مکمل طور پر اللہ کی راہ میں نکلنے اور اس کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو وقف نہیں کیا ہے۔ یہ اس لیے بھی تاخیر سے ہو سکتی ہے کہ ماحول ابھی سچائی، بھلائی، اور انصاف کو قبول کرنے کے لیے موزوں نہیں ہوا۔ فتح میں اس وقت تک تاخیر ہو سکتی ہے جب تک دل اس کو قبول کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کے لیے تیار نہیں ہو جاتے۔ تاہم، فتح ضرور آئے گی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿وَعَدَ اللَّهُ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعَدَهُ، وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ "یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے" [سورۃ الروم-6:30]-

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم متحد ہو جائیں اور اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے انتھک محنت کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَلَا تَنَزَعُوا فِتْمَسَلُوا وَتَدَّهَبَ رِيحُكُمْ

وَأَصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿﴾ "اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑانہ کرو، ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر کرو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" [سورۃ الانفال-46:8]۔

اس عظیم آیت میں، ہمارے رب نے ہمیں جھگڑنے اور اختلاف کرنے سے منع کیا ہے، کیونکہ یہ ہماری کمزوری کا باعث بنتا ہے، جبکہ وحدت اور ہم آہنگی ہماری فتح کے اسباب ہیں۔ آج مسلم امت کو اپنی صفوں کو متحد کرنے اور اپنے حکمرانوں کو تبدیل کرنے کے لیے محنت کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر یہ حکمران نہ ہوتے تو کوئی بھی، چاہے وہ یہودی ہوں یا دوسرے، امت مسلمہ پر غالب نہ آسکتے تھے۔ امت کو وحدت کے لیے محنت کرنے کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ وحدت فتح کی کنجی ہے۔ یہ تبدیلی اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ اس کی دعوت نہ دی جائے، امت کے درمیان شعور اجاگر نہ کیا جائے، اور اسے اس کے عظیم ماضی، جب یہ ایک ریاست تھی، کی یاد دہانی نہ کرائی جائے۔ امت کی حقیقت میں وہ فتح، اس وقت تک کی جانے والی ایک بنیاد پرست تبدیلی سے ہی منسلک ہے، وہ امت کہ جس نے اپنے حکمرانوں، ظالموں، اور کرپٹ علماء سے بدترین جبر کا سامنا کیا ہے، جو اپنی تمام توانائیوں کو امت کو سلا دینے اور اسے رب العالمین کے فطری قانون سے دور رکھنے میں لگاتے ہیں۔

یہ علماء اور ان کے فتوے ان حکمرانوں کی خواہشات کو پورا کرتے ہیں، جو اپنی اقوام پر ظلم کرتے ہیں اور امت کی عزت و وقار کی قیمت پر یہود و نصاریٰ سے اتحاد کرتے ہیں۔ یہ حکمرانوں کے ساتھ مل کر امت کو بیدار ہونے اور احیاء سے روکتے ہیں، اور اسے اس کے جائز اور لازمی حق یعنی خلافت سے دور رکھتے ہیں، اور اسے یہ سمجھنے سے روکتے ہیں کہ وہ ایک امت اور ایک ریاست بننے کا وژن رکھے، جو سرحدوں سے مبرا اور متحد ہے۔ یہ ریاست اسلامی شریعت کے دائرے میں اپنے لوگوں کو متحد کرے گی: عرب اور غیر عرب، کالے اور گورے، جوان اور بوڑھے، حکمران اور رعایا، سب کو اپنی حفاظت میں رکھے گی۔

ہم مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ہمیں اپنے دردناک اور افسوسناک حالات کو بدلنے کے لیے محنت سے کام کرنا چاہیے۔ یہ تبدیلی ہمارے ایمان، اصولوں اور اللہ کے وعدے اور مومنین کی مدد پر حقیقی یقین سے آنی چاہیے۔ امت کو اپنے غداروں اور منافقوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے تبدیلی کی اشد ضرورت ہے۔ غزہ کے لوگوں کی ثابت قدمی اور صبر نے واضح طور پر یہ ثبوت فراہم کیا ہے کہ فتح کی امید موجود ہے۔ یہ فتح صرف اس وقت ممکن ہے جب ہم اپنی حقیقت کو بدلیں اور شریعت اسلامی کے مطابق اپنے معاشرے میں ایک بنیاد پرست اصلاح کریں۔

امت کے لیے یہ بنیاد پرست تبدیلی مغرب کی طرف سے پیش کی جانے والی حقیر جمہوریت کے ذریعے تبدیلی نہیں ہے، بلکہ یہ اسلامی شریعت کے نقطہ نظر سے اور ظالم کھٹ پتلی حکومتوں کے خاتمے کی تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کے لیے ہوگی۔ قیامت کے دن ہم ان کے بارے میں اللہ کے سامنے جو ابدہ ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴾

"اور انہیں روک لو، بے شک ان سے سوال کیا جائے گا" [سورۃ الصافات-24:37]

ہمارے غزہ میں موجود بھائیوں کے ساتھ ہونے والی تلخ حقیقت، اور ان پر یہودیوں کی جارحیت یقیناً تبدیلی اور ظالم حکمرانوں کے خاتمے کا تقاضا کرتی ہے۔ غزہ پر حملے نے چہروں پر پڑے پردے اتار دیے ہیں اور حقیقتوں کو بے نقاب کر دیا ہے، اب کوئی حاکم ہو یا رعایا، کوئی بہانہ باقی نہیں بچا کہ وہ دنیا میں، خاص طور پر مسلم سرزمین میں، حالات کی سنگینی اور تبدیلی کی ناگزیری کو نہ پہچان سکے۔ ہر فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کرے، بلکہ تبدیلی لانے کے لیے جلدی کرے، اور ہر ایک کو اس میں تعاون کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسی تبدیلی ہے جو زوال کے راستے کو روکتی ہے اور مسلم ممالک کو ایک خطرناک بحران اور اس دنیا کو تاریک مستقبل سے بچاتی ہے، جہاں عزت صرف انہیں دی جاتی ہے جو طاقت کے ساتھ اسے طلب کرتے ہیں، چاہے وہ باطل ہی کیوں نہ ہو۔

امت کے لیے ضروری بنیاد پرست تبدیلی ہی وہ بنیادی عنصر ہے اور وہ نقطہ آغاز ہے جو نبوت کے نقش قدم پر قائم خلافت راشدہ کی واپسی کی راہ ہموار کرے گا۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کی ہر مسلمان، جو اپنے دین اور اس کی حرمتوں کا محافظ ہے، خواہش رکھتا ہے۔

امت کے نوجوانوں کا واحد مقصد اور ان کی بنیادی فکر خلافت کی بحالی ہونی چاہیے۔ خلافت کی واپسی ہر مسلمان کا خواب بن جانا چاہیے جو اسلام اور مسلم امت کے مستقبل کی حفاظت کی فکر رکھتا ہے، اور یہ آرزو رکھتا ہے کہ اسلام تمام مذاہب پر غالب آجائے، چاہے کافر اسے ناپسند کریں۔ یہ تمنا اس دین کے دشمنوں کو اذیت دیتی ہے اور انہیں مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے باز رکھتی ہے۔

ہم اس تناظر میں الجذیرہ نیٹ سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں: "اکھوئی ہوئی خلافت کی بحالی کا مسئلہ موجودہ اسلامی تحریکوں کے لیے سب سے زیادہ اہم مسائل میں سے ایک بن چکا ہے۔ عثمانی ریاست — یا عثمانی خلافت — کا زوال ان اہم وجوہات میں سے ایک تھا جس کی وجہ سے دنیا بھر میں بڑی اسلامی تحریکیں وجود میں آئیں، جیسے کہ اخوان المسلمون، جو مصر میں شروع ہوئی؛ تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی، جو دونوں ہندوستان میں شروع ہوئیں؛ اور نور تحریک، جو ترکی میں شروع ہوئی۔ بعد میں، اسلامی تحریک حزب التحریر سامنے آئی، جس نے خلافت کے مسئلے کو اپنے مرکزی مقصد کے طور پر اپنایا اور اپنی توجہ اس پر مرکوز رکھی"۔

حزب التحریر اپنے نظریے، طریقہ کار اور اعتقاد میں منفرد ہے، اور یہ خلافت (خلافت راشدہ) کے ناگزیر ہونے پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو ضرور وقوع پذیر ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ﴾ "اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور خلافت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلے والوں کو عطا کی تھی، اور وہ ان کے لیے ان کے دین کو

پختہ کرے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے، اور ان کے خوف کے بعد انہیں امن عطا کرے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے گا، تو وہی نافرمان لوگ ہوں گے" [سورۃ النور: 55]۔

اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاصِبًا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيًّا، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ » « تمہارے درمیان نبوت اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ جب چاہے گا اسے اٹھالے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی، پھر اللہ جب چاہے گا اسے اٹھالے گا۔ پھر ایسا بادشاہت کا دور ہوگا جو تکلیف دہ ہوگا، پھر اللہ جب چاہے گا اسے بھی اٹھالے گا۔ پھر جابرانہ بادشاہت ہوگی، اور وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ اور پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی" (مسند امام احمد)۔

مسلم امت نے اس دین کو سر بلند رکھنے کے لیے بے پناہ قربانیاں دی ہیں اور دیتی رہے گی۔ امت نے بہت سی مسلم سرزمینوں میں اسلام کی بحالی کے لیے زندگی اور موت کا چیلنج قبول کیا ہے۔ فلسطین، عراق، شام، الجزائر، مصر، کشمیر اور دیگر مقامات کے مناظر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ امت اسلام کو سر بلند رکھنے اور اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے اقدام کرنے کے لیے تیار ہے، چاہے اس کے لیے زندگی کی بازی لگانی پڑے۔

حزب التحریر نے اپنی حکمت عملی پیش کی ہے، اور اس کے نوجوانوں نے بھی اس راہ میں قربانیاں دی ہیں اور اسلام کو اقتدار میں لانے کے لیے خلافت کے قیام کے منصوبے کو زندگی یا موت کا مسئلہ بنایا ہے۔ حزب کے بہت سے نوجوانوں کو بے گھر کیا گیا، قید کیا گیا، اذیت دی گئی، اور شہید کیا گیا۔ لیکن ان کی سنجیدگی، صبر، اور قربانیوں کے ذریعے یہ منصوبہ اپنی تکمیل کے قریب ہے، جیسا کہ اس کے حمایتی اور مخالف دونوں تسلیم کرتے ہیں۔

اب، اے اہل نصرہ و طاقت، تم پر زندگی اور موت کے چیلنج کو قبول کرنے اور اپنے دین کی حمایت کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہاں ہم تمہیں اس حدیث کی یاد دہانی کراتے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اور انصار کے درمیان ہوئی۔ انصار نے کہا: «بَايَعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَنَحْنُ وَاللَّهِ أَبْنَاءُ الْحُرُوبِ، وَأَهْلُ الْحَلَقَةِ، وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ» «بیعت کیجئے ہم سے، اے رسول اللہ! کیونکہ ہم، اللہ کی قسم، جنگوں کے بیٹے ہیں، ہتھیاروں کے لوگ ہیں، اور ہم نے یہ اپنے بڑوں سے وراثت میں پایا ہے۔» اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: «بَلِّ الدَّمِ الدَّمِ، وَالْهَدَمِ الْهَدَمِ، أَنَا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنِّي، أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ، وَأَسَالِمُ مَنْ سَالَمْتُمْ» «تمہارا خون، میرا خون ہے، تمہاری تباہی میری تباہی ہے۔ میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔ میں اس سے لڑوں گا جو تم سے لڑے گا، اور اس سے صلح کروں گا جو تم سے صلح کرے گا۔»

اے اہل قوت و طاقت! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ» «خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں» (مسند امام احمد)۔

اے فوجی کمانڈروں، اے آزاد کرنے والے فوجیوں، تمہارا وہ ایمان کہاں ہے جو تمہارے ضمیر کو اور اسلام اور اس کے لوگوں کے لیے عزت و فخر کے احساس کو جگاتا ہے؟ کیا تم اپنے بھائیوں کو غزہ اور دیگر مقامات پر شہید ہوتے اور ان کی عزت پامال ہوتے نہیں دیکھتے؟ کیا تم میں کوئی غیرت مند شخص نہیں ہے جو المعصم کی طرح اپنے بھائیوں کی مدد کے لیے اٹھے؟ کیا تم اپنی ذلت آمیز حقیقت کو نہیں دیکھتے کہ تم ان کے احکامات مانتے ہو جنہوں نے امت کے خلاف سازش کی، اسے بیچ دیا، اور اس کے اصولوں اور عقائد کو ترک کر دیا؟

اے کمانڈرو، افسران، اور سپاہیو! تم اللہ کے واسطے، جس پر تم ایمان لاتے ہو، اس کی کتاب کے واسطے، اور اس کے رسول ﷺ کے واسطے، میں یہ سوال کرتا ہوں: کیسے تم آرام سے بیٹھ سکتے ہو، کھا سکتے ہو، پی سکتے ہو، اور کھیل سکتے ہو جبکہ تمہارے بھائی غزہ میں ذبح کیے جا رہے ہیں، قتل ہو رہے ہیں، اور بھوک و پیاس سے مر رہے ہیں؟

اے اہل قوت و طاقت! کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: « مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحَمَى » "مومنوں کی مثال ان کی محبت، شفقت، اور رحم دلی میں ایک جسم کی مانند ہے، اگر جسم کا ایک حصہ درد میں مبتلا ہو تو پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے" (صحیح بخاری و مسلم)۔

مسلمانوں کی تعداد و ارب کے قریب ہے، جو انسانیت کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ بنتے ہیں، اور یہ تقریباً ہر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، جبکہ دنیا بھر میں مسلم اقلیتیں بھی موجود ہیں۔ لیکن یہ تعداد اور اسلحہ کسی کام کے نہیں جب تک ہم اپنے دین اور ایمان کی طرف واپس نہیں لوٹتے۔ ہم میں کوئی بھلائی نہیں جب تک ہم اللہ کی طرف نہیں بلا تے اور اس کی شریعت کا نفاذ نہیں کرتے اور ایک ایسی ریاست قائم نہیں کرتے جس کے زیر سایہ ہم ترقی کریں۔ نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے قیام کی جدوجہد کرنا ہمارا فرض ہے، کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ امت اس دین کی ذمہ دار ہے، اس کی حفاظت کرنا اور اس کے مقدس اصولوں کا دفاع کرنا۔ اس لیے امت کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اسلام کی عظمت کی بحالی اور اس کے دشمنوں کی سازشوں سے اس کی حفاظت کے لیے ہر ممکنہ ذریعہ اختیار کرے۔

ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے حسن ظن رکھیں، یعنی یہ پختہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امت کو راحت اور اقتدار ضرور عطا کرے گا، چاہے اس کی موجودہ حالت کتنی ہی کمزور اور مظلوم کیوں نہ ہو۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اس کے رسول ﷺ کی بشارت ہے، جس میں کوئی شک نہیں، کیونکہ یہ واضح قرآن سے ثابت ہے، جس میں کوئی شک نہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت سے ثابت ہے۔ ہم اہل قوت و طاقت کو یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ دین اور امت کی ذمہ داری قبول کرنا ایمان کا حصہ ہے اور اس کی ایک حقیقی تصدیق ہے، کیونکہ اسلام کا دفاع تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

سال 39، صفر 1446 ہجری، ستمبر 2024 عیسوی

انجینئر عبداللہ الصلاحی۔

ولایت یمن